وسیلہ اش گفتمش چہرہ رسول مجتبیٰؐ آں بدر انور
قدم بنہادہ اندر ملک ابداع بنام احمد نبی خوانند ارواح
امام مقتدا و قبلہ گاہم ولی اللہ شاہ و دیں پناہم
تنم را خاکِ راہِ ایں حرم کن سرم زیں خاکساری محترم کن
مرا مہجور مگسل از در او کہ تا چوں حلقہ باشم بر در او

ترجمہ: اے خدائے بے نیاز غم زدہ جان کی آہ، خون برساتی ہوئی آنکھ اور چاک سینہ کے ساتھ اس نام کو وسیلہ بناتے ہوئے عرض پرداز ہوں جس کی خاکِ راہ میری یہ جان حزیں ہے اور اس کے روئے انور کا عاشق میرا یہ قلم ہے، اس کو اپنا وسیلہ بناتے ہوئے ملتجی ہوں جو آسمانِ رہنمائی کا آفتاب اور تیری مخلوق میں تیری صناعی کا حیرت انگیز نمونہ ہے علم کا ایک بحرِ ناپیدا کنار، یگانہ آفاق و نادرِ روزگار اور اپنے زمانہ کا قطب ہے، بے نشان بحر ہوا کا غوطہ زن اور ملک حقیقت کا سیاح ہے، حاجت مندوں کا حاجت روا اور نقشبندیوں کی محفلِ قدس کا روشن چراغ ہے، اشیاء کی حقیقت و ماہیت پر رکھنے والا اور تعلیم اسماء کی حکمت کا اصل مقصد ہے، اپنی زندگی کی جانِ جہان کو وسیلہ بناتے ہوئے تیری بارگاہ میں سرِ نیاز خم کرتا ہوں جو مسرت و شادمانی کی روح و جان، وحدت کی کان کا بیش قیمت گوہر آبدار، جہان کثرت کا نور مبین، فضل و ارشاد کے برج کا آفتاب، اوتاد کا قطب، اور ہدایت کا ستارہ، نورِ ہستی کا عین ظہور، وجہِ حق پرستی کا آئینہ، حجاباتِ غیب کے رموز کا دانا، ذاتِ لاریب کے حسن کو بے نقاب کرنے والا، ذات مطلق کے جمال کا عکس اور عکس بھی کیسا جو اس کی ذات میں محو ہو چکا ہے اس کا نام پاک ابو الفیاض ہے اور میں اس کی اس عظیم الشانی بناز ان جہت وہ جس کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے کہ میری امت کا

لے فیوض الحرمین میں اس کی بابت آپ کا مشاہدہ درج ہے۔ ۱۲ منہ۔

[illegible]

سب سے ذکی شخص" اس نے ملک افغان [illegible] کہا جس کا استقلال [illegible] ہے
"عمل" میرا امام "مقتدا" میرا قبلہ گاہ اور میرا ملجا و ماویٰ ہے اس کا نمونہ [illegible] ہے۔
پھر آخر میں شدت جذبات میں کہتے ہیں کہ اے اللہ میرے اس جسم خاکی کو اس [illegible]
کا پیوند کر دے میرے سر نیاز کو اس خاکساری کی بدولت سرفرازی عطا فرما اور [illegible]
غلام کو اس کے جد دولت سے بہرہ اندوز فرما۔

تبصرے

زمخشری کی تفسیر الکشاف ایک تحلیلی جائزہ از پروفیسر فضل الرحمٰن سابق صدر شعبہ سنی دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ضخامت ۵۱۵ صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت ۲۵/- روپے، شائع کردہ دینیات فیکلٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

علامہ جاراللہ زمخشری کی تفسیر الکشاف نہایت مقبول ومروج تفسیر ہے، اس کی بلند پائیگی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کا مصنف معتزلی ہے اور اس لئے اس نے یہ تفسیر مذہب اعتزال کے نقطۂ نظر سے دیکھا ہے لیکن اس کے باوجود اہل سنت والجماعت میں بھی اس کا درس دیا جاتا ہے، اس مقبولیت کی وجہ سے اس تفسیر پر لوگوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کے باوجود ضرورت تھی کہ اس کتاب کا تجزیاتی اور تحلیلی مطالعہ کرکے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ یہ کتاب تفسیر کے نوع درنوع تقاضوں کو کس حد تک پورا کرتی ہے اور نیز یہ کہ اس کی علمی اور ادبی خصوصیات وہ کیا ہیں جن کے باعث تفاسیر کے وسیع ذخیرہ میں اسے امتیاز خاص حاصل ہے، خوشی کی بات ہے کہ لائق مصنف نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے ماتحت جب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے تحقیقی مقالہ کے لئے اسی کو موضوع بنایا اور ... سول کی محنت وکاوش کے بعد زیر تبصرہ مقالہ لکھ کر ڈگری

حاصل کی، حقیقت یہ ہے کہ اس مقالہ کو وجوہ ان اعلیٰ اور بلند پایہ مقالات میں بے تکلف شمار کیا جا سکتا ہے جو اب تک کسی بھی ملکی یا غیر ملکی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کی غرض سے لکھے گئے ہیں،

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب پر مشتمل ہے، اختتامیہ فہرست مضامین اور فہرست مآخذ مراجع ان کے علاوہ ہے، مقدمہ میں جو چھیانوے (۹۶) صفحات پر پھیلا ہوا ہے پہلے اس پر بحث کی گئی ہے کہ تفسیر، تاویل اور معنی ان تینوں میں مفہوم کے اعتبار سے کیا فرق ہے، پھر عہد نبوت سے لیکر تفسیر کے ایک مستقل فن بننے تک تفسیر کا ایک مختصر جائزہ لیا گیا ہے اس کے بعد ان تفسیری رجحانات پر گفتگو ہے جو شروع سے زمخشری کے زمانہ تک برروئے کار رہے ہیں، باب اول میں تحریک اعتزال کا نشو ونما، اس کا عروج وزوال اور چوتھی صدی ہجری میں تشیعیت سے اس کی مصالحت اور مملکت اسلامیہ کے مشرقی علاقوں میں اس کی اشاعت پر اور سیر حاصل کی گئی ہے اور اس کے بعد زمخشری کے خاندانی اور ذاتی حالات وسوانح اور اس کے علمی اور ادبی کارناموں کا تذکرہ اور زمخشری کی ایک ایک مطبوعہ ہو یا مخطوطہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔

دوسرے باب کا عنوان ہے "کشاف اور اعتزال" اس باب میں فاضل مصنف نے زمخشری کے ان تفسیری بیانات وتشریحات کا جائزہ لیا ہے جو انھوں نے معتزلہ کے اصول خمسہ یعنی توحید، عدل، الوعد والوعید، المنزلۃ بین المنزلتین اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے پیش نظر آیات متعلقہ کے بارے میں تحریر کئے ہیں۔ یہ بحث نہایت مفصل اور بصیرت افروز ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ جو آیات اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے معتزلی مسلک